۱۱ ع۱۹ ۳ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ

وہ سننے کی طاقت (بھی) نہیں رکھتے تھے۔ ۹۵؎ (تو) کیا (یہ سب کچھ دیکھکر) پھر (بھی) وہ لوگ

كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ

جنوں نے کفر (کا طریق) اختیار کیا ہے (یہ) سمجھتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو مددگار بنا سکیں گے ہم نے

۹۵؎ تفسیر:- اس میں بتایا ہے کہ عبادت اس قوم سے بالکل اٹھ جائے گی اور یا تو شروع زمانہ ترقی میں خدا تعالےٰ کے لئے انہوں نے بڑی بڑی تکالیف اٹھائی تھیں اور یا اس زمانہ میں یہ حال ہوگا کہ اللہ تعالےٰ کا نام مٹ جائے گا اور یہ لوگ ہر کام کو اپنے کمال کی طرف منسوب کریں گے۔

وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا میں بتایا ہے کہ اس قدر زنگ دل پر لگ جائے گا کہ خدا کا کلام سننے کی طاقت اور رغبت بالکل دلوں سے جاتی رہے گی۔ چنانچہ اس وقت مغربی اقوام کا یہی حال ہے خدا کے نئے کلام کا سننا تو الگ بات ہے۔ وہ اس کلام کی بھی دھجیاں اڑا رہے ہیں جس کو ظاہر میں تسلیم کرتے ہیں اور آئے دن ان میں کتب لکھی جاتی ہیں۔ جن میں کبھی تو حضرت مسیح ؑ کو ایک خیالی وجود ثابت کیا جاتا ہے۔ کبھی بائیبل پر جرح کر کے اسے انسانی کلام ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

رکوع پر اجمالی نظر اوپر کی آیات میں مسیحی اقوام کی آخری زمانہ کی ترقی اور دنیا میں پھیل جانے اور دین سے بے پرواہ ہو جانے اور خدا تعالےٰ کو بھول جانے کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ اس ترقی کے بعد اللہ تعالےٰ غیب سے سامان پیدا کرے گا اور ان کی ترقی تنزل سے بدل جائے گی۔ تب مایوس ہو کر موسیٰ ؑ کے کشف کے مطابق ان کو دین کی طرف توجہ ہوگی اور وہ اپنی غلطی کو محسوس کر کے پھر مجمع البحرین کی طرف لوٹیں گے اور اسلام کی طرف رجوع کرینگے۔

میں اس جگہ یاجوج و ماجوج کے انجام کے متعلق جو پیشگوئیاں بائبل میں ہیں انکو بھی لکھدینا مناسب سمجھتا ہوں۔

مکاشفات ۲۰/۷ میں لکھا ہے کہ "جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائیگا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہونگی یعنی یاجوج ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کیلئے جمع کرنے کو نکلیگا۔" یہاں پر ہزار برس سے مراد سنہ ہجری کے ہزار برس ہیں یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کے ہزار سال بعد شیطان اپنی قید سے چھوٹے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۱۶۱۱ء میں ہندوستان میں مغربی اقوام کے قدم جم گئے اور یاجوج کی ترقی کا زمانہ شروع ہوا۔

حزقیل باب ۳۸ و ۳۹ اور مکاشفات کو ملا کر پڑھا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کی ترقی تو سولھویں صدی میں شروع ہوگی (مکاشفات) اور تمام دنیا پر غالب ہو جانا اور تمام ملکوں پر چھا جانا آخری دنوں میں ہوگا (حزقیل ۳۸/۸-۱۶)

میں اوپر اشارہ کر آیا ہوں کہ ذوالقرنین کے حالات کے مشابہ حالات آخری زمانہ میں بھی ایک مثیل ذوالقرنین کے لئے مقدر ہیں اور اس واقعہ کو قرآن کریم میں بطور پیشگوئی بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس تفصیلات کے لئے دیکھو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰ تا ۹۷ طبع اول)

اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا ۝ قُلۡ هَلۡ

(تو) کافروں کی ضیافت کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے ۵۹۶ تو (انہیں) کہہ (کہ) کیا

نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ۝ اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ

ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانیوالے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جن کی (تمام تر) کوشش

سَعۡيُهُمۡ فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ

اس ورلی زندگی میں ہی غائب ہو گئی ہے۔ اور (اس کے ساتھ) وہ (یہ بھی) سمجھتے ہیں کہ وہ

يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ

اچھا کام کر رہے ہیں ۵۹۷ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں کا

رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ

اور اس سے ملنے کا انکار کر دیا ہے اس لئے ان کے (تمام) اعمال گر کر (اسی دنیا میں) رہ گئے ہیں۔ چنانچہ

لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ

قیامت کے دن ہم انہیں کچھ بھی وقعت نہیں دینگے۔ ۵۹۸ یہ ان کا بدلہ یعنی جہنم اس وجہ سے ہوگا

بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِيۡ وَرُسُلِيۡ هُزُوًا ۝ اِنَّ

کہ انہوں نے کفر (کا طریق) اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو (اپنی) ہنسی کا نشانہ بنا لیا ۵۹۹ جو

۵۹۶ حل لغات۔ نُزُلًا: النزل: مَا هُيِّئَ لِلضَّيۡفِ (مہمانی) (اقرب)

تفسیر:۔ یہ اُن ہی لوگوں کا ذکر ہے جو حضرت مسیحؑ کو نجات دہندہ اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ جن کا ابتدائے سورۃ میں ذکر آیا تھا۔ اور اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اوپر کی آیات میں مسیحیوں کا ہی ذکر تھا نہ کہ کسی اور قوم کا۔

۵۹۷ حل لغات۔ صُنۡعًا: الصنع کے معنے ہیں۔ العملُ۔ کام۔ الاحسان۔ احسان۔ اِیۡجَادُ شَیۡءٍ مَسۡبُوۡقٍ بِالۡعَدَمِ۔ غیر موجود چیز کی ایجاد کی (اقرب)

تفسیر:۔ یعنی دنیا کو نفع پہنچانے کے لئے ایجادات کرنا ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں دین کی طرف توجہ نہیں۔ بلکہ اُسے فضول سمجھتے ہیں۔

۵۹۸ تفسیر:۔ یعنی ان کی بنائی ہوئی چیزوں کا نام و نشان باقی نہ رہے گا اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔ کیونکہ ان کے تمام اعمال دنیا کے لئے تھے نہ کہ آخرت کے لئے۔

۵۹۹ تفسیر:۔ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ۔ یعنی ان کے کاموں کا اخروی بدلہ نہ ملنا کوئی سزا نہیں بلکہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ

لوگ ایمان لاتے ہیں اور انہوں نے نیک (اور مناسب حال) عمل کئے ہیں ان کا ٹھکانا یقیناً

جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

فردوس کے بہشت ہوں گے (وہ) ان (ہی) میں رہا کرینگے (اور) ان سے

عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ

الگ ہونا نہیں چاہیں گے ستلہ ۱۰۰ تو (انہیں) کہہ (کہ) اگر (ہر ایک) سمندر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے) کیلئے روشنائی

رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ

بن جاتا تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے (ہر ایک) سمندر (کا پانی) ختم ہو جاتا۔ گو (اسے) زیادہ کرنے

لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

کے لئے ہم اتنا (ہی) اور (پانی سمندر میں) لا ڈالتے ستلہ ۱۰۱ تو (انہیں) کہہ (کہ) میں صرف تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں

ان کی مناسب جزاء ہے۔ جب وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کوئی کام نہ کرتے تھے تو اخروی جزاء یا دینی بدلہ کی امید انہیں کس طرح ہو سکتی ہے۔

جہنم، جزاؤھم کا عطف بیان ہے اور مراد یہ ہے کہ جزاء سے ہماری مراد جہنم ہے اور یہ جزاء ان کے کفر اور اللہ تعالےٰ کے نشانات اور اس کے رسولوں سے ہنسی ٹھٹھے کی وجہ سے ہوگی یعنی ان قوموں کی نگاہ میں الٰہی کلام اور اس کے رسولوں کی کوئی عزت نہ ہوگی ایک انسان کو خدا بنا کر سب نبیوں پر ہنسی اور تمسخر کرینگے چنانچہ دیکھو کہ مسیحی لوگ مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینے کی وجہ سے سب انبیاء کی سخت ہتک کرتے ہیں اور ان کے وجود کو لغو اور فضول قرار دیتے ہیں اور شریعت کو لعنت بتاتے ہیں۔

ستلہ ۱۰۰ حل لغات - فِرْدَوْس: کے معنے ہیں الجنۃ التی تبنت ضروبًا من النبت۔ وہ باغ جو کئی قسم کی نباتات اگاتا ہے۔ البستان یجمع کل ما یجمع فی البساتین۔ وہ باغ جس میں تمام وہ اشیاء ہوں جو باغوں میں ہو سکتی ہیں۔ (اقرب)

حِوَلًا: الحول: الزوال والانتقال۔ علیحدہ ہونا۔ الگ ہونا (اقرب) پس لا یبغون عنہا حِوَلًا کے معنے ہوں گے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ ہونا نہیں چاہیں گے۔

تفسیر:- جب ان پر عذاب آئے گا تو مومنوں کی ترقی کا وقت شروع ہوگا اور ان کے صبر کا بدلہ ان کو مل جائے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے اور اس کے دین کے لئے قربانیوں میں ان کو ایسی لذت محسوس ہوگی کہ باوجود مال اور جان کی قربانیوں کے وہ اپنی حالت کو بدلنا پسند نہ کرینگے بلکہ اس "ٹوٹی ہوئی سفینہ" میں ہی سفر کرنے میں ساری لذت محسوس کریں گے اور اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

ستلہ ۱۰۱ حل لغات - مِدَادًا: کے معنے ہیں النفس - سیاہی - روشنائی (اقرب)

يُوْحَىٰٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ

(فرق فقط یہ ہے کہ) میری طرف یہ وحی (نازل) کیجاتی ہے۔ کہ تمہارا معبود ایک ہی (حقیقی) معبود ہے۔ پس جو شخص

يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا

اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ نیک (اور مناسب حال) کام کرے اور اپنے

۱۲ ع ۳

يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

رب کی عبادت میں کسی کو (بھی) شریک نہ کرے ۱۱۰:۲

تفسیر:- یعنی وہ لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے یہ یہ ایجادات کی ہیں اور اتنے علوم دریافت کئے ہیں اور کائنات کا راز دریافت کرنے کے قریب ہیں فرماتا ہے۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو ان سے کہہ دے (یعنی اس زمانہ کے محمد رسول اللہ صلعم کے اتباع ان سے یوں کہدیں) کہ تمہارا راز کائنات کو دریافت کرنے کی کوشش کرنا ہمیشہ روز اول ہی رہیگا اور باوجود اس قدر کوششوں کے تم کولھو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں کھڑے رہو گے اور وہ قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں پیدا کی ہیں۔ ان میں سے اس قدر بھی دریافت نہ کرسکو گے کہ جس قدر سمندر کے مقابل پر ایک قطرہ کی حیثیت ہوتی ہے۔

اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ تصانیف کا زمانہ ہوگا اور یہ قومیں سائنس پر کثرت سے کتابیں لکھیں گی۔

۱۱۰:۲ تفسیر:- ان سب پیشگوئیوں اور علوم غیبیہ کے بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ان سے کہہ دے کہ میں تو اس قدر علوم سماویہ کے بتانے کے بعد بھی نہیں کہتا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں یا خدائی صفات میرے اندر ہیں۔ میں تو صرف ایک بشر ہوں جس کی ساری خوبی یہ ہے کہ اس پر اس کے رب نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے پس اگر تم بھی ان انعامات کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو آؤ میری طرح موحد ہو جاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق عمل کرو۔ اور شرک چھوڑ دو۔ پھر دیکھو کہ اللہ تعالےٰ کس طرح تم پر فضل کرتا ہے اور غیب کے خزانے تمہارے لئے کھولتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کہف کی آخری دس آیات پڑھتا ہے دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ یہ بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج سے مراد مسیحی فتنہ ہے۔ کیونکہ ان آیات میں اسی قوم کا ذکر ہے۔ جیسا کہ ہر انسان جو ان آیتوں کو سمجھ کر پڑھے معلوم کرسکتا ہے ؀

تمت بالخیر